ادارہ

افکار وتاثرات بنام مدیر

مجموعہ مکاتیب مشاہیر ۔۔۔ قدر شناسوں کی نظر میں

بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن جدون

مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب' جامعہ عثمانیہ پشاور

حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب ۔ جامعہ قاسم العلوم راولپنڈی

مولانا محمد وہاب منگلوری'

پانچ ضخیم جلدیں ۔ مجلد کل صفحات ۲۲۵۰

یہ پانچ جلدیں شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب کی تالیف وترتیب توضیح وحواشی کے ساتھ جون ۲۰۱۱ء میں موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے زیر اہتمام منظر عام پر آئی ہیں۔ پہلی جلد مولانا کے والد گرامی استاد العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کے نام مکتوبات کیلئے مخصوص ہے اور اس کے ۴۰۷ صفحات ہیں۔ مکتوب نگاروں کے خطوط حروف تہجی کی ترتیب سے دیئے گئے ہیں اور حواشی میں ان کا مختصر تعارف بھی دیا گیا ہے۔ ہر جلد کے شروع میں مشاہیر کے خطوط کا عکسی نمونہ بھی موجود ہے' جلد دوم کے ۵۱۶' سوم کے ۵۶۸' چہارم کے ۶۵۸ اور پنجم کے ۵۱۲ صفحات ہیں اور مزید تین جلدیں جلد ہی منظر عام پر آرہی ہیں۔ آخری جلد نمبر ۸ ضمیمہ جات' اضافات اور توضیحات پر مشتمل ہے۔ پہلی کے علاوہ باقی تمام جلدیں مشاہیر کے خطوط بنام مولانا سمیع الحق ہیں۔ کتاب کے آغاز میں مولانا موصوف کا ایک وقیع اور نہایت ہی جاندار مقدمہ ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو بچپن ہی سے خطوط کو جمع کرنے کا انتہائی شوق تھا اور یہی وجہ ہے کہ ہزاروں خطوط کا ذخیرہ ان جلدوں میں آگیا ہے۔ ان میں اکابر علماء ومشائخ عظام کے خطوط بھی ہیں اور دیگر مشاہیر کے بھی۔ تحقیقی کام کرنے والوں کیلئے بھی یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے ان بزرگوں میں سے بہت سے وہ ہیں جواب ہماری اس دنیا میں نہیں ہیں بلکہ اس جہان ابدی میں منتقل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات اس جہان میں بلند کریں اور جنت الفردوس میں جگہ دیں اور جو زندہ ہیں ان کا سایہ رحمت تادیر صحت وسلامتی کیساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھیں اور انہیں مزید اخلاص کیساتھ زیادہ سے زیادہ دینی خدمات

کی توفیق بخشیں۔ امین

جس انتہائی محنت، لگن اور خلوص کے ساتھ مولانا نے اس قیمتی اور نادر ذخیرہ کی حفاظت کی اور پھر پہلے ہی مرحلے میں پانچ جلدیں شائع کر کے مارکیٹ میں لے آئے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی بے پایاں عنایت اور توفیق ہی ہے ورنہ یہ کسی فرد واحد کے بس کا کام نہیں۔ مولانا اہل علم و فضل اور ریسرچ سکالروں کے انتہائی شکریہ اور تحسین کے مستحق ہیں اور ان کا یہ کارنامہ ان شاء اللہ حیات عام اور بقائے دوام پائے گا۔ میرے علم کے مطابق برصغیر کے کسی فاضل کے پاس اتنا بڑا ذخیرہ نہیں ہوگا۔ اور باقی تین جلدوں میں جو اور خطوط آئیں گے میرے خیال میں مولانا نہ صرف برصغیر بلکہ پاک و ہند و اسلامی دنیا کے غالباً پہلے فرد ہوں گے جن کے پاس اتنا بڑا اسٹاک موجود رہا ہو اور پھر وہ منظر عام پر بھی آیا ہو بقول متنبی "ان العظام کفوھا العظما" والی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی اس بے مثال علمی خدمت کو اپنے دربار عالی میں قبول فرمائیں اور مزید ایسی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خدمات پیش کرنے کی توفیق دیں اور قارئین کرام کو ان سے بھرپور استفادہ کی توفیق بخشیں۔ امین

مجھے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت سے پوری امید ہے کہ تمام دینی اور عصری تعلیمی ادارے، جامعات اور ملک کی لائبریاں پہلی فرصت میں اس علمی ذخیرہ کو ہاتھوں ہاتھ لے کر خود اور دوسرے شائقین علم کو استفادہ کا موقع فراہم کریں گی۔ اور میرا تجربہ ہے کہ ایسی علمی سوغات کے حصول میں ادنیٰ تاخیر بعض اوقات محرومی کا سبب بن جایا کرتی ہے، اللہ کرے کہ ایسا نہ ہو۔

میری مولانا سے بھی مودبانہ درخواست ہے کہ میڈیا کے ذریعے اس کی رونمائی کا اہتمام کیا جائے تاکہ علم کے قدردانوں کو اس کی پوری اطلاع ہو جائے اور وہ اس علمی ذخیرہ سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر سکیں۔ یہ ہمارے اسلاف کی تاریخ بھی ہے اور تذکرہ بھی اور ان میں بڑے گرانمایہ جواہرات بھی ہیں اور نکات بھی، اس مقدس کارواں میں مفسر، محدث، فقیہ، اولیاء اصفیاء سب شامل ہیں اور جو قوم بقول امام ذہبیؒ "اپنے اسلاف کو بھول جاتی ہے مٹ جاتی ہے"

اس ارمغان علمی پر مجھے عربی کے مشہور شاعر جریر کا شعر یاد آ رہا ہے:

اولئک آبائی فجئنی بمثلھم اذا جمعتنا یا جریر المجامع

بریگیڈیئر ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن جدون

۴۔ اکتوبر ۲۰۱۱ء

محترمی و مکرمی استاذ الاساتذہ جناب حضرت العلامہ مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دامت برکاتکم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! طالب عافیت باعافیت!

بعد از تسلیم بصد تعظیم و تکریم عرض ہے کہ آنجناب کا والا نامہ اور ارسال کردہ "مشاہیر بنام شیخ الحدیث مولانا